بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — ٹیلیفون نمبر

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

روزنامہ الفضل

ربوہ

تار کا پتہ: ”ڈیلی الفضل“

فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

خطبہ نمبر ۲۲

یوم سہ شنبہ ۱۰ شوال ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ — ۳۱ ہجرت ۱۳۳۴ھش * ۳۱ مئی ۱۹۵۵ء — نمبر ۱۲۹

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

حضور ایدہ اللہ کی صحت بفضلہ تعالےٰ بہتر ہو رہی ہے

ربوہ ۳۰ مئی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے زیورچ سے ۳۰ مئی کو جو تار ارسال کی اس کا ترجمہ درج ذیل ہے

”حضور ایدہ اللہ کی صحت بفضلہ تعالےٰ بہتر ہو رہی ہے۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ چاقو کی نوک نے جو اندر رہ گئی تھی گردن میں اپنی جگہ بنا لی ہے اور ایک ریشہ دار پردہ (فائبرس ٹیشو) اس کے ارد گرد بن گیا ہے۔ اسلئے اب اپریشن کی ضرورت نہیں۔ آج چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب ہیگ (ہالینڈ) سے یہاں تشریف لائے اللہ تعالےٰ حضور کو جلد صحت کامل عطا فرمائے

مشتاق احمد باجوہ پرائیویٹ سیکرٹری

احباب حضور ایدہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب سے گفتگو فرما رہے ہیں

نئی دستور ساز اسمبلی تین ماہ میں دستور تیار کر لے گی

وزیر قانون مسٹر حسین شہید سہروردی کا بیان

جنیوا ۲۹ مئی۔ وزیر قانون مسٹر حسین شہید سہروردی نے امید ظاہر کی ہے کہ نئی دستور ساز اسمبلی تین مہینے میں دستور تیار کرے گی۔ انہوں نے کل جنیوا میں ایک فرانسیسی خبر رساں ایجنسی کو بیان دیتے ہوئے کہا۔ حکومت پاکستان کی خواہش ہے کہ عبوری دور جلد سے جلد ختم ہو جائے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ گورنر جنرل جناب غلام محمد چاہتے ہیں کہ ملک میں بلا تاخیر جمہوری نظام قائم ہو سکے۔ نیز کہا نئی دستور ساز اسمبلی بلانے کی قطعی تاریخ طے ہو چکی ہے۔ جس کا عنقریب اعلان کر دیا جائے گا۔ انہوں نے اشارۃً بتایا کہ اسمبلی جون کے آخر یا جولائی کے شروع میں اپنا کام شروع کر دے گی۔ مسٹر سہروردی کل جنیوا سے ہیڈلبرگ روانہ ہو گئے آپ وہاں کچھ دن قیام کرنے کے بعد قانونی مشورہ حاصل کرنے لندن جائیں گے۔ اور دو ہفتے بعد جنیوا واپس آ کر گورنر جنرل جناب غلام محمد کو برطانوی ماہرین قانون کے مشورہ سے آگاہ کریں گے

کراچی ایروڈروم میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ ہوائی جہاز پر سوار ہونے کے لئے سیڑھیوں پر چڑھ رہے ہیں:

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ولادت

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کوہاٹ سے مطلع فرماتی ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کی صاحبزادی آصفہ مسعودہ صاحبہ بیگم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کو ۲۵ مئی ۱۹۵۵ء بروز بدھ بچی عطا فرمائی ہے

نومولودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی پوتی ہے۔ ادارہ الفضل اس ولادت باسعادت پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز، حضرت مرزا بشیر احمد صاحب حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس ولادت کو خاندان اور سلسلہ احمدیہ کے لئے مبارک کرے۔ اور نومولودہ کو عمر دراز کے ساتھ نیک نصیب و بلند اقبال بنائے۔ آمین۔

پاکستان میں اونی دھاگہ کی پیداوار

کراچی ۳۰ مئی۔ پاکستان میں اونی دھاگہ پہلے کی نسبت اب سات گنا زیادہ تیار ہونے لگا ہے۔ پچھلے سال ۷۵ لاکھ پونڈ اونی دھاگہ تیار ہوا۔ جب کہ ۱۹۵۱ء میں صرف گیارہ لاکھ پونڈ دھاگہ تیار کیا گیا تھا۔ اسی طرح اونی کپڑے کی پیداوار میں بھی خاصا اضافہ ہو رہا ہے خیال ہے کہ آئندہ چند سالوں میں مزید کارخانے کھلنے کے بعد بیرونی ملکوں سے اونی کپڑا درآمد کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

دنیا میں امن کے قیام اور کمیونزم کے مقابلہ کیلئے

سارے گر سورۂ فاتحہ میں موجود ہیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۰ مئی ۱۹۵۵ء بمقام زیورک

تشہد اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

چند سال ہوئے کہ میں ایک دفعہ برف دیکھنے کے لئے ڈلہوزی گیا۔ وہاں پر میں دوپہر کے وقت تھوڑی دیر کے لئے بیٹھا تو مجھے الہام ہوا۔ کہ دنیا میں امن کے قیام اور

کمیونزم کے مقابلہ کیلئے

سارے گر سورۂ فاتحہ میں موجود ہیں۔ مجھے اس کی تفسیر سمجھائی گئی۔ جو عرفانی طور پر تھی نہ کہ تفصیلی طور پر۔ عرفان کے معنے یہ ہیں کہ دل میں ملکہ پیدا کر دیا جاتا ہے۔ لیکن وہ تفصیل الفاظ میں نہیں نازل ہوتی کچھ دنوں کے بعد دوستوں سے اس کا ذکر آیا اور وہ پوچھتے رہے۔ کہ اس کی کیا تفسیر ہے میں نے کہا کہ میں کبھی اس کے متعلق مفصل رسالہ لکھوں گا۔ خصوصاً جب مخالف دعوے کرے کہ اس کے پاس ان دونوں کا جواب موجود ہے۔ لیکن

خدا تعالےٰ کی مشیت

تھی کہ مجھے اب تک یہ رسالہ لکھنے کا موقعہ نہ ملا:

اب جبکہ میں بیمار ہو گیا ہوں اور بظاہر اس کا موقعہ ملنا مشکل ہے۔ میں نے مناسب سمجھا کہ خواہ اشارۃً ہی چند الفاظ میں ہو میں اس کا مضمون بیان کرتا رہوں۔ تا وہ علماء کے کام آئے۔ اور وہ اس سے فائدہ اٹھا سکیں:

پہلی بات سورۂ فاتحہ کی پہلی آیت الحمد للہ رب العالمین میں بیان کی گئی ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے۔ کہ سب تعریفیں اللہ تعالےٰ کے لئے ہی ہیں اور اس کی وجہ آیت کے پچھلے حصہ میں بتائی گئی ہے۔ کہ وہ رب العالمین ہے۔ یعنے تمام کے تمام افراد کے ساتھ اس کا سلوک ربوبیت کا ہے۔

طبیعت کی کمزوری کی وجہ سے

ربوبیت اور عالمیت کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا۔ موٹا مفہوم مختصراً یہ ہے۔ کہ ہر قسم کی مدح کا وہی مستحق ہوتا ہے۔ اور ہر قسم کی مدح لوگ اس کی کرتے ہیں جس کی ربوبیت کسی خاص قوم اور فرقہ سے تعلق نہیں رکھتی۔ بلکہ وسیع ہوتی ہے مثلاً

امریکہ اور روس کی حکومت

ہے۔ امریکہ اپنے آپ کو ڈیماکریسی کا لیڈر سمجھتا ہے۔ اور روس اپنے آپ کو عوامی تحریکوں کا لیڈر سمجھتا ہے۔ لیکن اگر دونوں کو دیکھا جائے۔ تو امریکنوں کی ساری طاقت امریکنوں کی ترقی پر خرچ ہوتی ہے۔ اور روسیوں کی ساری طاقت روسیوں کی ترقی پر خرچ ہوتی ہے۔ روس ان لوگوں کے لئے کچھ نہیں کرتا۔ جو دنیا کے دور دراز ملکوں میں بستے ہیں۔ اور دنیا کی تمام آسائشوں سے محروم ہیں۔ اور نہ امریکہ اس بارہ میں کچھ کرتا ہے۔ روس کرتا ہے تو یہی کہ اپنے خیالات دوسرے لوگوں میں پھیلا دیتا ہے۔ تا وہ لوگ

اپنی حکومت کے خلاف

کھڑے ہو جائیں۔ اسی طرح اگر امریکن دوسرے لوگوں کو امداد دیتے ہیں۔ تو اس میں بھی ان کے اپنے فوائد مدنظر ہوتے ہیں۔ اگر اس امداد سے وہ ملک اپنے حالات کو درست بھی کرے۔ تو پھر بھی یہ نہیں کہا جا سکے گا۔ کہ امریکہ نے دوسرے لوگوں کی مدد کی۔ بلکہ وہ بھی ان کی اپنی ہی مدد ہوگی۔ اسی طرح روس بھی ہر دوسرے ملک کو مدد دیتے وقت اپنے فوائد کو بھی ملحوظ رکھتا ہے۔ نہ کہ عوام الناس کے فوائد کو

حقیقی مدح

اس وقت ہوتی ہے۔ جب بغیر غرض کے لوگوں کو اونچا کیا جائے۔ جیسے اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ تمہاری عبادتیں مجھے فائدہ نہیں پہونچاتیں۔ اور تمہاری قربانیوں کا گوشت مجھے نہیں پہونچتا۔ بلکہ تم یا تمہارے ہمسائے کھاتے ہیں۔ مجھے صرف تمہارے دل کی صفائی کی ضرورت ہے۔ حقیقی تعریف کی مستحق وہی حکومت ہوگی۔ جو اس آیت کے ماتحت چلائے گی۔ اور وہی ٹھیک امن قائم کر سکے گی مثلاً اگر روس بغیر اپنا رسوخ قائم کرنے کے صرف غرباء کو اٹھانے کے لئے روپیہ خرچ کرے۔ تو یقیناً روس کی سچی محبت قائم ہوگی لیکن

موجودہ حالات میں

حقیقی محبت قائم نہیں ہوتی۔ جس کو امریکہ سے فائدہ پہونچ جاتا ہے۔ وہ اس کی تعریف کرتا ہے۔ جس کو روس سے فائدہ پہونچ جاتا ہے۔ وہ اس کی تعریف کرتا ہے۔ نہ یہ فائدہ مکمل نہ یہ تعریف کامل۔ کامل تعریف اسی وقت ہوتی ہے۔ جب الحمد للہ پر عمل کیا جائے۔ سورۂ فاتحہ میں تمام گر بیان کئے گئے ہیں۔ سب سے پہلا موٹا گر یہ بیان کیا ہے کہ

خدمت خلق کرو

اور بلا غرض اور بلا ذاتی فائدہ کی خواہش کے خدمت کرو۔ اگر ایسا کرو گے تو ہر شخص تمہاری تعریف کرے گا۔ لیکن اگر کوئی صرف ایک طبقہ کو اٹھانے کی کوشش کرتا ہے۔ تو وہی طبقہ اس کی تعریف کرے گا۔ مثلاً کوئی حکومت لیبر کو اٹھاتی ہے . . . . تو لیبر ہی اس کی تعریف کریں گے۔ بڑے اور درمیانہ درجہ کے نہیں کریں گے۔ اور اگر کوئی حکومت درمیانہ اور بڑے درجہ کو اٹھانے کی کوشش کرے۔ تو یہ طبقے ہی تعریف کرینگے لیبر نہیں کریں گے۔ کیونکہ وہ حکومت رب العالمین نہیں۔ بلکہ فرقہ کی اور جماعت کی رب ہے۔

حقیقی حکومت

وہی ہے۔ جو تمام طبقوں کو بلکہ قوم کو بھی پھیلا دے۔ کیا اس تعلیم پر عمل کرنے کے بعد دنیا میں امن کے مٹنے کا شائبہ بھی ہو سکتا ہے؟ اور کیا کوئی ایسی قوم کا دشمن بھی ہو سکتا ہے؟ دوسری وجوہ سے دشمن ہو جائے تو ممکن ہے۔ لیکن اس فعل کی وجہ سے دشمن نہیں ہو سکتا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس پر عمل کیا۔ لیکن پھر بھی بعض لوگ آپ کے دشمن ہیں۔ مگر اس وجہ سے نہیں کہ آپ نے غریبوں کو کیوں اونچا کیا۔ بلکہ مذہبی تعصب کی وجہ سے۔ اس لئے کہ آپ نے نماز روزہ حج اور زکوٰۃ کی کیوں تعلیم دی۔ اسی طرح اگر آج لوگ احمدیت کے دشمن ہیں۔ تو اس وجہ سے نہیں کہ احمدی یتیموں کی پرورش کرتے ہیں:

غریبوں کی امداد

کرتے ہیں۔ اور بیواؤں سے حسن سلوک کرتے ہیں اور خدام الاحمدیہ ہر ایک کی مدد کرتے ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ کیا۔ ایسا مخالف شقی القلب ہے جس کا کوئی علاج نہیں:

درخواست دعا

میری بیوی کچھ زیادہ بیمار ہے۔ اور کمزور ہو گئی ہے۔ درخواست ہے کہ اس کی صحت اور زندگی کے لئے دعا فرمائی جائے:

محمد سعید پشتر ربوہ

قرآن مجید کی عالی شان ڈیوڑھی اور بے مثال عقبی دروازہ

سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص اور معوّذتین کی اصولی تفسیر

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ

(۱)

قرآن مجید جو اس دنیا کے لئے خدا کی آخری شریعت ہے ایک ایسا بے نظیر کلام ہے۔ کہ اس پر جتنا بھی غور کیا جائے اتنی ہی اس کی گوناگوں خوبیاں اجاگر ہو کر آنکھوں کے سامنے ابھرنی شروع ہو جاتی ہیں اور مطالعہ کرنے والا انسان یوں محسوس کرتا ہے۔ کہ وہ ایک ایسی عجیب و غریب کان میں داخل ہو گیا ہے جس کے اندر جدھر بھی جائے رنگ برنگ کے روحانی اور علمی جواہرات آنکھوں کو خیرہ کئے دیتے ہیں۔ مگر جس طرح ہر لطیف چیز لوگوں کی نظر سے اوجھل رہتی ہے۔ بلکہ کوئی چیز جتنی زیادہ لطیف ہوتی ہے۔ اتنی ہی اسے قدرت زیادہ مخفی رکھتی ہے۔ اسی طرح قرآن مجید کی خوبیاں بھی ہر شخص پر ظاہر نہیں ہوتیں۔ بلکہ صرف اس شخص پر ظاہر ہوتی ہیں۔ جو ایک طرف صحت نیت کے ساتھ اور دوسری طرف پوری پوری کوشش کے ساتھ اس کی گہرائیوں میں غوطہ لگاتا اور اپنے اندر ایسی طہارت نفس پیدا کرتا ہے۔ جو الٰہی کلام کے سمجھنے کے لئے ضروری ہے۔ بلکہ حق یہ ہے کہ قرآن مجید کے جو حصے بظاہر مغلق اور الجھے ہوئے نظر آتے ہیں۔ بالعموم وہ حصے ہوتے ہیں۔ جن میں خدا کا کلام غیر معمولی طور پر زیادہ بلند اور زیادہ لطیف ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ قرآن کریم کی جن آیات پر مخالفوں کی طرف سے زیادہ اعتراض کیا جاتا ہے وہ خاص روحانی اور علمی خزانوں پر مشتمل ہوتی ہیں۔ اور چونکہ ان آیات فرشتوں کا خاص پہرہ ہوتا ہے۔ اس لئے شیطانی طاقتیں ان تک نہیں پہنچ سکتیں۔ اور جب لوگ ان کی حقیقت کو نہیں سمجھتے تو لازماً اعتراض کی طرف مائل ہو جاتے ہیں

قرآن مجید کو گہرے نفسیاتی اصول پر مرتب کیا گیا ہے

انہی اعتراضوں میں سے ایک اعتراض قرآن مجید کی ترتیب کے متعلق ہے معترضین کہتے ہیں کہ قرآنی آیات جو ان کے نزول کی ترتیب کو چھوڑ کر نہ صرف اس تاریخی حیثیت کو تباہ کر دیا گیا ہے۔ بلکہ اسے ایک بالکل ہی غیر مرتب اور غیر مربوط صورت دے دی گئی ہے۔ گویا کہ وہ ایک ایسی دوکان ہے جس کا سامان بغیر کسی ترتیب کے ادھر ادھر بکھرا پڑا ہے۔ اس اعتراض کا پہلا جواب تو یہی ہے کہ اگر غور کیا جائے۔ تو نزول کی ترتیب کو بدلنا ہی اپنی ذات میں اس بات کی دلیل ہے کہ خواہ ہمیں سمجھ آئے یا نہ آئے۔ قرآن میں کوئی نہ کوئی ترتیب ضرور ملحوظ رکھی گئی ہے۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں تھی کہ اس کے نزول کی ترتیب کو بدلا جاتا۔ اس کی موٹی مثال یوں سمجھی جا سکتی ہے کہ ایک شخص کوئی جلسہ منعقد کر کے اس کے لئے لوگوں کو شرکت کی دعوت دے۔ اب اگر وہ جلسہ میں آنے والے لوگوں کو ان کے آنے کی ترتیب سے نہیں بٹھاتا۔ بلکہ کسی اور ترتیب سے بٹھاتا ہے تو ظاہر ہے کہ محض یہ تبدیلی ہی اس بات کی دلیل ہوگی۔ کہ خواہ لوگ اس ترتیب کو سمجھیں یا نہ سمجھیں بہرحال بٹھانے والے کے ذہن میں کوئی نہ کوئی ترتیب ضرور مدنظر ہے۔ اور غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ترتیب نہایت درجہ گہرے نفسیاتی اصولوں پر قائم کی گئی ہے۔ دراصل قرآن مجید کی غرض و غایت کسی تاریخی ریکارڈ کو محفوظ کرنا نہیں ہے۔ بلکہ اس کا واحد مقصد بنی نوع انسان کی ایمانی اور علمی اور اخلاقی اور روحانی اصلاح ہے۔ اور لازماً اسی مقصد اور اس کے لوازمات کے اردگرد ہی قرآن کی ساری ترتیب گھومتی ہے۔

اس کے بعد میں بتانا چاہتا ہوں کہ کس طرح اسی لطیف غرض و غایت کے تحت قرآن مجید کی سب سے پہلی سورۃ یعنی سورۃ فاتحہ اور سب سے آخری سورتوں یعنی سورۃ اخلاص اور سورۃ فلق اور سورۃ الناس کو ان کے نزول کی ترتیب سے ہٹا کر قرآن مجید کے شروع اور آخر میں رکھ دیا گیا ہے۔ ہر واقف کار شخص جانتا ہے کہ نہ تو سورۃ فاتحہ سب سے پہلے نازل ہوئی۔ اور نہ ہی سورۃ اخلاص اور سورۃ فلق اور سورۃ الناس سب سے آخر میں نازل ہوئیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ان کے نزول کی ترتیب کو نظرانداز کر کے ان میں سے ایک کو سب سے پہلے رکھ دیا گیا۔ اور باقی تین کو سب سے آخر میں جگہ دی گئی؟ اس تبدیلی کی تہ میں زبردست نفسیاتی نکتہ کارفرما تھا جو قرآن مجید کے تعلیمی اور تربیتی پہلو سے تعلق رکھتا ہے جس کے نتیجہ میں سورۃ فاتحہ گویا قرآن مجید کی ڈیوڑھی یعنی پورچ قرار پائی۔ اور باقی تین سورتیں اس کا وہ عقبی دروازہ یعنی بیک گیٹ بن گئیں جس میں سے ہو کر قرآن کا مطالعہ کرنے والا انسان دنیا کی عملی زندگی میں قدم رکھتا ہے:

سورۃ فاتحہ قرآن مجید کی ڈیوڑھی ہے

ڈیوڑھی کی غرض و غایت یہ ہوتی ہے کہ کسی عمارت میں داخل ہونے والا انسان عمارت کے اندر قدم رکھنے سے پہلے ڈیوڑھی میں چند لمحات کے لئے رک کر عمارت کا مختصر سا جائزہ لے اور اس کے نمایاں خدوخال پر نظر ڈالتا ہوا اس کے اندر داخل ہو۔ تاکہ وہ اصل عمارت میں قدم رکھنے سے قبل اس عمارت سے ایک عمومی تعارف پیدا کرے۔ بلکہ آجکل بڑی بڑی پبلک عمارتوں میں تو یہ بھی ایک قاعدہ بن گیا ہے۔ کہ زائرین کی سہولت کے لئے ڈیوڑھی میں اصل عمارت کا ایک مختصر سا خاکہ آویزاں کر دیتے ہیں۔ تاکہ اسے دیکھ کر عمارت کے اندر جانے والے لوگ اس عمارت کی موٹی موٹی تفاصیل پر آگاہ ہو جائیں۔ بعینہ یہی وہ غرض و غایت ہے جس کے ماتحت سورۃ فاتحہ کو قرآن مجید کے شروع میں رکھا گیا ہے۔ یہ سورۃ دراصل قرآن مجید کا خلاصہ ہے جو بطور ایک مختصر خاکہ کے اس کے ہاتھ پر لٹکا دیا گیا ہے۔ تاکہ اس عظیم الشان عمارت میں داخل ہونے والا انسان شروع میں ہی جان لے کہ اسے کن ہالوں اور کن کمروں اور کن محفوظ خزینوں اور کن گیلریوں اور کن برآمدوں اور کن صحنوں کے ساتھ واسطہ پڑنے والا ہے۔ اسی لئے اس سورۃ کا نام **فاتحہ** رکھا گیا ہے۔ جس کے معنے کنجی کے ہیں۔ کیونکہ یہ وہ کنجی ہے جس سے قرآن عظیم کی عمارت کا دروازہ کھلتا ہے۔

اس سورۃ کا ابتدائی نصف حصہ خدا کی ان چار بنیادی صفات پر مشتمل ہے۔ جو دراصل الوہیت کا مرکزی نقطہ ہیں یعنے صفت **رب العالمین** اور صفت **رحمٰن** اور صفت **رحیم** اور صفت **مالک یوم الدین**۔ بیشک خدا کی صفات بے شمار ہیں۔ بلکہ اگر انہیں خدا کی ذات کی طرح بے حد حساب کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ مگر وہ بنیادی صفات جن پر قرآنی شریعت کا تخت قائم ہے۔ یہی چار صفات ہیں جنہیں سورۃ فاتحہ کے شروع میں بیان کیا گیا ہے۔

سب سے پہلی صفت یعنے صفت **رب العالمین** انسانی زندگی کی ابتدا کی طرف اشارہ کرنے کے علاوہ اس بات کے اظہار کے لئے بیان کی گئی ہے۔ کہ اب وہ وقت آگیا ہے کہ علیحدہ علیحدہ قوموں اور علیحدہ علیحدہ زمانوں کے لئے وقتی اور قومی شریعتیں نازل کرنے کی بجائے ایک عالمگیر اور دائمی شریعت نازل کی جائے تا جس طرح خدا رب العالمین ہے اس کی یہ شریعت بھی تمام قوموں اور تمام زمانوں کے لئے تعلیم و تربیت کا مرکزی نقطہ بن جائے۔ بے شک خدا ہمیشہ سے رب العالمین تھا اور ہے۔ مگر اس کی ازلی حکمت نے یہ تقاضہ کیا کہ شروع میں تدریجی طور پر محدود شریعتوں کے ذریعہ مختلف قوموں کی تربیت کی جائے اور پھر بالآخر اس کی صفت **رب العالمین** کا برملا ظہور ہو جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور قرآنی شریعت کے نزول کے ذریعہ مقدر تھا۔ اس کے بعد صفت **رحمٰن** اور صفت **رحیم** کو رکھا گیا ہے۔ تا اس بات کی طرف اشارہ کیا جائے۔ کہ خدا نے انسان کو پیدا کر کے شتر بے مہار کی طرح نہیں چھوڑ دیا۔ بلکہ صفت **رحمانیت** کے ماتحت اس کے لئے ہر قسم کی ہدایت اور ترقی کے سامان پیدا کئے ہیں اور پھر صفت **رحیمیت** کے ماتحت انسان کے ہر عمل میں یہ تاثیر ودیعت کی ہے کہ وہ اسے درجہ بدرجہ کمزوری سے طاقت کی طرف لے جاتا چلا جاتا ہے۔

گویا جہاں خدا کی صفت **رحمانیت** ترقی کے سامان مہیا کرتی ہے۔ وہاں اس کی صفت **رحیمیت** ایسی سیڑھی کے تدریجوں کا کام دیتی ہے۔ جو انسان کو ہر آن اوپر اٹھاتے چلے جاتے ہیں۔

بالآخر **مٰلک یوم الدین** کی صفت بیان کی گئی ہے۔ جس سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہے۔ کہ اس دنیا کی زندگی ہی انسانی زندگی کا اختتام نہیں ہے۔ بلکہ خدا تعالےٰ نے اس زندگی کے بعد ایک اور زندگی بھی مقرر کر رکھی ہے۔ جس میں انسان کے اچھے یا برے اعمال نمایاں صورت میں اپنا اپنا اجر پائیں گے۔ اور ہدایت یافتوں اور گمراہوں اور نیکوں اور بدوں میں پورا پورا امتیاز قائم ہو جائے گا۔ پس یہ وہ چار بنیادی اسمائے الٰہی ہیں۔ جن پر عرش الوہیت کی حقیقی بنیاد قائم ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی تمام دوسری صفات جو قرآن مجید میں بیان ہوئی ہیں۔ وہ انہی چار بنیادی صفات کی شاخیں اور انہی کے ارد گرد چکر لگانے والی ہیں

سورہ فاتحہ میں تین امکانی گروہوں کا اصولی ذکر

یہاں تک تو وہ پہلا نصف خاکہ ہے۔ جو قرآن مجید کی تعلیم کے متعلق سورہ فاتحہ کی ڈیوڑھی نے پیش کیا ہے۔ اس کے بعد اس سورۃ کا دوسرا نصف حصہ آتا ہے۔ جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت اور آپ کے ماننے والوں اور منکروں کے حالات سے تعلق رکھتا ہے۔ اس حصہ میں سب سے پہلے اللہ تعالےٰ **اھدنا الصراط المستقیم** کے الفاظ فرما کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ کہ وہ عظیم الشان ہدایت جس کی طرف **رب العالمین** کی صفت میں اشارہ کیا گیا تھا۔ اب عملاً محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وجود باجود کے ذریعہ ظاہر ہو رہی ہے۔ اس لئے اسے ماننے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اس کے بعد ارشاد فرماتا ہے۔ کہ ہر آسمانی ہدایت کے نزول کے وقت لوگ تین حصوں میں تقسیم ہو جایا کرتے ہیں۔ ایک حصہ **انعمت علیھم** کا ہوتا ہے۔ جو خدائی ہدایت پر ایمان لا کر دین و دنیا کے انعاموں کے وارث بنتے ہیں۔ دوسرا حصہ **مغضوب علیھم** کا ہوتا ہے۔ جو بظاہر تو ہدایت کے رستہ پر چلنے کا دعویٰ کرتے اور ایمان کے مدعی بنتے ہیں۔ مگر عملاً ایسے کام کرتے ہیں۔ جو خدا کے غضب کو بھڑکانے والے ہوتے ہیں۔ اور تیسرا حصہ **ضالین** کا ہوتا ہے۔ جو یا تو سرے سے ایمان ہی نہیں لاتے۔ یا ایمان لانے کے بعد صحیح رستہ کو چھوڑ کر ادھر ادھر بھٹک جاتے ہیں۔ ان تین گروہوں کے ذکر کے ساتھ ساتھ یہ دعا بھی سکھائی گئی ہے کہ اے لوگو تم انعام پانے والی جماعت کا حصہ بن کر رہنا اور ہدایت کا انکار کر کے یا بعد میں سیدھا رستہ چھوڑ کر اپنے اعمال کو ضائع نہ کرنا اور **انعمت علیھم** کے الفاظ کو مطلق صورت میں رکھ کر یہ اشارہ بھی کر دیا گیا ہے۔ کہ اس سے ہر قسم کا **دینی اور دنیوی انعام** مراد ہے۔ جس کی کوئی حد بندی نہیں۔ کیونکہ جس طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت سے **رب العالمین** کا دور شروع ہو رہا ہے۔ اسی طرح قرآنی شریعت کے نزول سے لامتناہی انعاموں کا دروازہ بھی کھول دیا گیا ہے۔

اب دیکھو یہ کتنی عظیم الشان **ڈیوڑھی** ہے۔ جو سورہ فاتحہ کی صورت میں قرآن کو عطا کی گئی ہے۔ گویا قرآن کا ایک نہایت مختصر مگر ہر جہت سے مکمل نقشہ تیار کر کے اس کے شروع میں لگا دیا گیا ہے۔ اور غور کرنے والے لوگ جانتے ہیں۔ کہ قرآن عظیم کی ساری آیات اسی مختصر خاکے کی تشریح ہیں۔ اور اصولی لحاظ سے قرآن مجید کا کوئی حصہ ایسا نہیں۔ جو سورہ فاتحہ کی کسی نہ کسی آیت کی تفسیر نہ سمجھا جا سکے۔ قرآن میں یا تو خدائے ذو الجلال و ذو الجمال کی صفات کا بیان اور ان کی تشریح ہے۔ یا وہ اس بے نظیر ہدایت کی تفصیل ہے جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (فداہ نفسی) کے ذریعہ دنیا کو حاصل ہوئی۔ اور یا وہ **منعم علیہ** اور **مغضوب** اور **ضال** کے حالات اور کوائف پر مشتمل ہے۔ جو گذشتہ زمانوں میں ظاہر ہوئے یا آئندہ ظاہر ہوں گے۔ فتبارک من علّم وتعلّم۔ (باقی)

جماعت احمدیہ کراچی کی طرف سے

جناب میاں عبدالحق صاحب رامہ کی خدمات کا اعتراف

کراچی ۲۳ مئی۔ (نامہ نگار) آج بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ کراچی کی طرف سے جناب میاں عبدالحق صاحب رامہ کے اعزاز میں ایک پرتکلف عشائیہ ترتیب دیا گیا۔ جناب رامہ صاحب سالہا سال سے مقامی جماعت کے کامیاب سکرٹری مالی کی حیثیت سے جماعت کی خدمت بجا لاتے رہے ہیں۔ اور اب اپنی سرکاری ملازمت سے فارغ ہونے کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد گرامی کے ماتحت مرکز سلسلہ میں بحیثیت ناظر بیت المال متعین ہوئے ہیں۔ یہ عشائیہ ان کے ربوہ جانے کے موقعہ پر ان کی ان خدمات کے اعتراف اور اس محبت و خلوص کے معمولی اظہار کے لئے تھا۔ جو آپ کے وجود میں مقامی جماعت کے افراد محسوس کرتے رہے ہیں۔

دعوت طعام کے بعد جو مقامی جماعت کے جنرل سکرٹری جناب میجر شمیم احمد صاحب کے مکان واقعہ ۹ لارنس روڈ پر ہوئی۔ اور جس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کئی صحابہ مقامی جماعت کے معزز و مقتدر افراد مبلغین سلسلہ اور مجلس خدام الاحمدیہ کے کئی عہدیداران شریک تھے۔ ہمارے شامی بھائی السید سلیم الحسن الجابی نے تلاوت قرآن پاک کی اور جناب شیخ اعجاز احمد صاحب نے جماعت کراچی کی طرف سے جناب رامہ صاحب کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ جناب شیخ صاحب نے رامہ صاحب کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے فرمایا۔ رامہ صاحب نے سالہا سال تک جس خلوص۔ محنت اور مستعدی کے ساتھ جماعت کی مالیات کو سنبھالے رکھا ہے۔ اور جس کی وجہ سے جماعت کراچی اللہ تعالےٰ کے فضل سے دوسری جماعتوں سے ممتاز رہی ہے۔ وہ یقیناً آپ ہی کا حصہ تھا۔ انہوں نے فرمایا۔ میں اپنی عمر کے لمبے تجربہ اور وسیع مشاہدہ کے بعد یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ میں نے رامہ صاحب سے بڑھ کر جماعت کے کسی سکرٹری مال کو اس قدر باقاعدگی۔ محنت اور ہمت سے جماعتی چندوں کے حسابات اور ان کی وصولی کا انتظام کرنے والا نہیں پایا۔ شیخ صاحب نے فرمایا۔ رامہ صاحب کے کراچی سے جانے سے جماعت مقامی کے افراد کے دلوں میں یقیناً ایک طبعی ملال کی سی کیفیت ہے۔ لیکن یہ امر اس سے بھی زیادہ خوشی اور مسرت کا احساس اپنے اندر رکھتا ہے۔ کہ مکرم رامہ صاحب اب مرکزی طور پر اس خدمت کے لئے موزوں سمجھے گئے ہیں۔ اور اب جماعتی لحاظ سے صرف کراچی ہی نہیں بلکہ تمام جماعت کی مالی ذمہ داریاں ان کو سونپ دی گئی ہیں۔ شیخ صاحب موصوف نے اپنی تقریر کے آخر میں جماعت مقامی کے تمام افراد کی طرف سے جناب رامہ صاحب کو الوداع کہتے ہوئے دعا کی۔ کہ اللہ تعالےٰ اُن کا حامی و ناصر ہو۔ اور ہر حال میں انہیں خدمت دین کی بہتر سے بہتر رنگ میں توفیق عطا فرمائے۔

سپاسنامہ کے جواب میں تقریر کرتے ہوئے جناب میاں عبدالحق صاحب رامہ نے فرمایا۔ میں اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ کہ اس نے مجھے ایک لمبے عرصہ تک جماعت کراچی کی خدمت کی توفیق دی۔ اور جیسا کہ آپ احباب نے کہا ہے۔ کامیاب خدمت کی توفیق دی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں بھی اللہ تعالےٰ کی خاص تائید اور فضل کے بعد آپ دوستوں کی دعاؤں اور تعاون ہی کا دخل ہے۔ یہ میری خوش قسمتی تھی کہ مجھے آپ جیسے مخلص دوستوں کے ساتھ اس خدمت کی توفیق نصیب ہوئی۔ اور آج اسی کے نتیجہ میں مجھے اللہ تعالےٰ نے مزید یہ سعادت نصیب فرمائی۔ کہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت سلسلہ کی ایک بڑی خدمت کے لئے نامزد کیا گیا ہوں۔

محترم رامہ صاحب نے فرمایا۔ میں اپنی اس نازک ذمہ داری کی صحیح ادائیگی کے لئے بھی آپ احباب کی مخلصانہ دعاؤں اور تعاون کا محتاج ہوں۔ جماعت کراچی کے احباب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جناب رامہ صاحب نے فرمایا۔ میں نے محسوس کیا ہے۔ اور میں اس پر دل کی گہرائیوں سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ کہ جماعت کراچی کے تمام احباب مجھ سے ہمیشہ محبت اور خلوص سے پیش آتے رہے۔ اور انہوں نے میرے ساتھ اس رنگ میں ہمدردی و تعاون کا ثبوت دیا۔ کہ ہمیشہ میری ہمت بندھی رہی۔ اور میرے کام کی ہر مشکل میرے لئے آسان ہوتی گئی۔

محترم رامہ صاحب نے اپنی تقریر کے آخر میں جماعت کراچی کے احباب سے نہایت رقت بھرے انداز میں دعا کی درخواست کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ ان کو سلسلہ کی بہتر سے بہتر رنگ میں خدمت ۳

۳ کی توفیق دے۔ اور ان کا انجام بخیر کرے۔ (آمین)

محترم رامہ صاحب کی تقریر کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک مخلص اور قدیم صحابی جناب مولوی عبدالواحد صاحب میرٹھی نے تمام احباب سمیت دعا کی اور یوں یہ مبارک اور ایمان افروز تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ (نامہ نگار)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

شاعرِ مشرق

از مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد

علامہ اقبال کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں بلا مبالغہ دنیا نے شعر و فلسفہ کی کوئی تاریخ اس وقت تک مکمل نہیں سمجھی جا سکتی جب تک کہ شاعر مشرق کی شاعری اور فلسفہ کا ذکر نہ کیا جائے۔ کوئی شخص خواہ کتنی بھی ان کے کلام پر ناقدانہ نظر ڈالے یا یہ عقیدہ رکھے۔ کہ اقبال اپنے کلام میں خود نہیں ہوتا۔ کہیں نطشے ہوتا ہے کہیں گوئٹے کہیں ایمرسن کہیں کاڈ برلانگ۔ فیثو یا ٹینسن کہیں وہ محض محب وطن کے لباس میں نمودار ہوتا ہے تو کہیں خستہ جگر مسلمان کے رنگ میں، کہیں تہذیب کا دلدادہ اور کہیں عشق و محبت کا مرقع۔ وہ جو چاہے کہہ سکتا ہے مگر اسے یہ ضرور تسلیم کرنا پڑے گا کہ اقبال جس پیرایہ میں بھی ہوتا ہے پوری شان و شوکت سے ہوتا ہے اور اسکے فلسفیانہ تخیل و افکار کی وسعتوں کو سمیٹنا بعض اوقات نہایت مشکل ہو جاتا ہے۔ اس کا قلم جب صفحہ قرطاس پر چلتا ہے تو نئی بندشوں جدید الفاظ اور اچھوتی تراکیب کا طوفان امڈتا چلا آتا ہے۔ وہ ہمالہ کی چوٹیوں سے شروع ہوتا ہے اور "شاہین" کے ساتھ محو پرواز ہو کر "اسرار خودی" "رموز بے خودی" کے رحلے طے کرنے کے بعد "بال جبریل" "ضرب کلیم" اور "ارمغان حجاز" تک جا پہنچا ہے۔

بلاشبہ اقبال کے کلام کو پڑھ کر ہر شخص یہ تاثر لے گا کہ اقبال کے اندر ایک درد مند دل موجود تھا۔ اور انہوں نے اپنی معلومات اور بساط کے مطابق مسلمانوں کو اسلام کی طرف دعوت دی اور ایک قومی شاعر کی طرح انہیں عہد رفتہ کی شان و شوکت اور عظمت بھی یاد دلائی اور ان کی رگوں میں زندگی اور حرکت کا نیا خون دوڑانے کے لئے وہ سبھی طریقے اختیار کئے۔ جو ایک بیدار مغز اور زمانہ کی نبضوں کو پہچاننے والا شاعر اختیار کر سکتا ہے۔ مگر یہ حقیقت ہے کہ انہیں ایک فلسفی اور شاعر کے مقام سے ہٹ کر مفکر اسلام اور عالم قرآن ہونے کا دعوےٰ کبھی نہیں ہوا۔ شاعر مشرق خود ایک مکتوب میں جو آپ نے ۱۹۲۵ء میں صوفی غلام مصطفیٰ تبسم کے نام لکھا تھا فرماتے ہیں۔

"میری عمر زیادہ تر مغربی فلسفہ کے مطالعہ میں گذری ہے اور یہ نقطۂ خیال ایک حد تک طبیعت ثانیہ بن گیا ہے۔ دانستہ یا نادانستہ میں اس نقطۂ نگاہ سے حقائق اسلام کا مطالعہ کرتا ہوں" (مکاتیب اقبال صفحہ ۴۶ حصہ اول)

ایک دوسرے خط میں فرماتے ہیں۔

"میری مذہبی معلومات کا دائرہ نہایت محدود ہے۔ البتہ فرصت کے اوقات میں اسپات کی کوشش کیا کرتا ہوں کہ ان معلومات میں اضافہ ہو۔ یہ بات زیادہ تر ذاتی اطمینان کے لئے ہے نہ تعلیم و تعلّم کی غرض سے"

(مکاتیب اقبال حصہ دوم دیباچہ صفحہ ۹۹)

علامہ اقبال کا یہ بیان ان کے افکار و خیالات کو سمجھنے کے لئے روشنی کے مینار کا کام دیتا ہے جس سے ان کے تصور خودی اور بے خودی پر عام طور پر اسلام پسند طبقے کی طرف سے جو اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ ان کی شدت بھی کسی قدر کم ہو جاتی ہے۔ اور اقبال کی وہ نظم جو بانگ درا کے ابتدائی اوراق کی زینت ہے اور جس میں تجارت جرم اور کلیسیا کو چھوڑ کر ایک نیا مسلک اختیار کرنے کی تلقین کی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ

واعظ کمال ترک سے ملتی ہے یاں نجات
دنیا جو چھوڑ دی ہے تو عقبیٰ بھی چھوڑ دے

وہ بھی محض فلسفیانہ خیالات پر محمول کرنے سے حل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اقبال نے جہاد کے متعلق مختلف جگہوں پر جو کچھ لکھا ہے۔ اس کی نوعیت بھی فلسفیانہ ہی سمجھی چاہیئے۔ چنانچہ انہوں نے ایک طرف اکثر جہاد کے عجمی اور جذباتی تخیل پر اپنے اشعار کی بنیاد رکھی ہے تو دوسری طرف ڈاکٹر نکلسن جیسے غیر مسلموں کے سامنے یہی بیان فرمایا ہے۔ کہ اسلام کو جہاں ستانی اور کشورکشائی میں جو کامیابی ہوئی ہے میرے نزدیک وہ اسکے مقاصد کے حق میں بے حد مضر تھی۔ اس طرح وہ اقتصادی اصول نشوونما نہ پا سکے۔ جن کا ذکر قرآن کریم اور احادیث نبوی میں جابجا آیا ہے یہ صحیح ہے کہ مسلمانوں نے ایک عظیم سلطنت قائم کی۔ لیکن ساتھ ہی ان کے سیاسی نصب العین پر غیر اسلامی رنگ چڑھ گیا۔ اور انہوں نے اس حقیقت کی طرف سے آنکھیں بند کر لیں۔ کہ اسلامی اصولوں کی گہرائی کس قدر وسیع ہے" (مکاتیب اقبال صفحہ ۲۰۱ حصہ اول)

نیز تسلیم کیا ہے "ہمارے عہد نامے اور پنچائتیں جنگ و پیکار کو صفحۂ حیات سے محو نہیں کر سکیں۔ کوئی بلند مرتبہ شخصیت ہی ان مصائب کا خاتمہ کر سکتی ہے اور اس شعر میں میں نے اسی کو مخاطب کیا ہے

"باز در عالم بیار ایام صلح
جنگجویاں را بدہ پیغام صلح (ایضاً)

انگریزوں کے متعلق بھی علامہ اقبال نے جو کچھ لکھا وہ بھی ایک خالص فلسفی شاعر کی حیثیت سے لکھا تھا۔ ورنہ وہی اقبال جو انگریزوں کو یاجوج و ماجوج قرار دیتے تھے۔ ملکہ معظمہ کی شان میں یہ قصیدہ بھی لکھ سکتے تھے

اے تاجدار خطۂ جنت نشان ہند
روشن تجلیوں سے تیری خاوران ہند
محکم ترے قلم سے نظام جہان ہند
تیغ جگر شگاف تری پاسبان ہند
ہنگامہ دعا میں میرا سر قبول ہو
اہل وفا کی نذرِ محقر قبول ہو
(یادگار جنگ صفحہ ۱۰)

اسی طرح ۱۹۳۶ء میں "قادیانیوں" کے خلاف جو طوفان اٹھایا گیا۔ اس میں اگرچہ بالآخر اقبال کو بھی شامل کر دیا گیا۔ مگر کیا یہ عجیب بات نہیں۔ کہ عین ہنگاموں کے ایام میں۔ جب ان کے ایک صاحب کی طرف سے "قادیانیت" کے متعلق سوال کیا گیا۔ تو انہوں نے صرف اتنا کہنے پر اکتفا کیا کہ "اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کے کئی طریق ہیں .... میرے عقیدہ ناقص میں جو طریق مرزا صاحب نے اختیار کیا وہ زمانہ حال کی طبائع کے لئے موزوں نہیں" اور پھر کھلے لفظوں میں اعتراف کیا کہ "ہاں اشاعت اسلام کا جوش جو ان کی جماعت کے اکثر افراد میں پایا جاتا ہے قابل قدر ہے"

(مکاتیب اقبال صفحہ ۲۳۲ حصہ دوم)

بہرحال مندرجہ بالا امور اور دیگر حقائق سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اقبال کا اصل اور حقیقی مقام صرف انیسویں صدی کے ایک بلند پایہ شاعر اور فلسفی کا مقام ہے۔ اگر شاعر مشرق کے کلام کو اسی حیثیت سے دیکھا جاتا تو چاہیئے ہی کیا تھا۔ مگر افسوس جوں جوں زمانہ گزرتا جاتا ہے۔ اقبال کی صحیح تصویر بھی اوجھل ہوتی جا رہی ہے۔ چنانچہ وہ نظم جو حال ہی میں مشہور ہفت روزہ رسالہ قندیل (۲۲ اپریل ۱۹۵۵ء) میں شائع ہوئی ہے۔ ہماری اس رائے کی پوری پوری تائید کرتی ہے۔ نظم لکھنے والے صاحب حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے ہنستے ڈنکے کی چوٹ اعلان کرتے ہوئے فرماتے ہیں

ابھر رہا ہے زمانے میں عظمت کا
میری زباں پہ ہے پیغام حضرت
وہ فلسفی وہ مدبر وہ نکتہ سنج کا
اے ملا ہے ازل سے پیمبرانہ جا
وہی پیمبر گلشن وہی رسول چم
کلی کلی پہ نمایاں اسی کا حسن جما

ان خیالیانہ اشعار پر جتنا بھی ا
کیا جائے بہت کم ہے۔ اور ہر مسلمان
ختم نبوت کے علمبرداروں سے یہ پوچھنے
حق رکھتا ہے کہ وہ خاموش کیوں ہیں
کیا جب اس گلشن عالم میں سرور
عالم فخر دو عالم سید الاولین والآخر
محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا آفتا
رسالت پوری آب و تاب سے چمک
کسی اور "پیمبر گلشن" اور "رسول چمن" کا
ممکن ہے۔ وہ ادارہ طلوع اسلام
بھی یہ استفسار کرنے میں حق بجانب
کہ کسی "پیمبر گلشن" اور "رسول چمن"
ارتقائی منزل تک پہنچے وہ ان
کے لئے باعث عزت و افتخار ہے
ذلت و توہین کا موجب؟؟

یقین کیجئے کہ دراصل اس
کے افکار کے نتیجہ میں ہی کئی لوگوں
شبہ ہونے لگا ہے۔ کہ اس
میں اقبال کی صحیح شکل پر پردہ
کی کوئی "سازش" کی جا رہی ہے۔
صحیح ہو یا غلط مگر بہرحال اقبال
سچا مسلمان ہے تو یہ حقیقت
ہمیں جلد یا بدیر آخر ماننا ہی پڑے
کہ وہ اقبال جسے آجکل بعض لوگ
(عقیدت کا لبادہ اوڑھ کر) پیش
رہے ہیں۔ اس کا سیالکوٹ کے
جنت خطہ میں پیدا ہونے والے اقبال
کوئی تعلق نہیں وہ اقبال مذہبیت
تنگ دامانی کا معترف تھا اور یہ پیمبر
اور رسول چمن خدا جانے کیا کچھ
ہمیں یقین ہے۔ کہ اگر آج علامہ
ایک دوسرا قالب اختیار کر کے
ہمیں دوبارہ رونق افروز ہوں
شاہی مسجد کے میناروں سے
نغمے اور عجیب و غریب ۔ اقبال
کو دیکھ پائیں تو بے ساختہ
اٹھیں کہ خدا کے لئے اقبال کو
سے بچاؤ۔

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی
اور تزکیۂ نفس کرتی

ماہنامہ خالد کے بارہ میں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

خدام الاحمدیہ ماہنامہ خالد کی اشاعت بڑھائیں

گذشتہ سالانہ اجتماع ۱۹۵۴ء کے موقع پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمائندگان مجالس خدام الاحمدیہ کو ہدایت فرمائی تھی کہ خالد کی اشاعت بڑھانے میں پوری کوشش کریں حضور کی تقریر کا اقتباس خدام الاحمدیہ کی آگاہی کے لئے شائع کیا جا رہا ہے۔ مجالس خدام الاحمدیہ کے قائدین کا فرض ہے کہ وہ حضور کے اس ارشاد کو بار بار مجالس کے اجلاس میں سنائیں اور خالد کی خریداری کی تحریک کریں۔ حضور کا ارشاد ذیل میں درج ہے۔

فرمایا:۔ "تم اپنے رسالہ کی کوئی حیثیت قائم کرو یا تو اسے ایسا علمی رسالہ بنا دو کہ ہر خادم یہ سمجھے کہ اگر میں نے اس رسالہ کو نہ خریدا تو میں علم سے محروم رہوں گا۔ اور یا اس کو پھر ایسی عام لطیف حیثیت دے دو کہ ہر خادم اسے اپنا رسالہ سمجھے۔ کسی کے دل میں کوئی سوال پیدا ہو تو وہ اس رسالہ میں شائع کرا دے۔ کسی کو کوئی چٹکلا اچھا معلوم ہو تو وہ شائع کرا دے یا کسی مخالف سے کوئی پر لطف گفتگو ہوئی ہو تو وہ چھپوا دے۔ اگر کچھ نہیں لکھ سکتا تو وہ مثلاً یہی لکھ دے کہ فلاں مولوی صاحب نے مجھ سے یہ سوال کیا تھا مگر مجھے اس کا جواب نہیں آیا۔ اگر دوستوں کو اس کا جواب معلوم ہو تو لکھیں اور رسالہ والے ایک سوال و جواب کا کالم کھول دیں جس میں ایسے سوالات اور ان کے جوابات درج ہوں۔ اگر تم ایسا کرو تو رسالہ کھولتے ہی ہر خادم کو یوں محسوس ہو گا گویا ایک فیملی کے مختلف افراد آپس میں باتیں کر رہے ہیں۔ جس طرح رات کو گھر کے افراد اکٹھے بیٹھتے ہیں تو خاوند کہتا ہے مجھے یہ یہ مشکلات پیش آئی ہیں۔ بیوی بتاتی ہے کہ اس کے ساتھ یہ یہ واقعات گذرے۔ لڑکیاں بتاتی ہیں کہ آج میری سہیلیوں سے یہ یہ گفتگو ہوئی۔ اسی طرح جب تم رسالہ کھولو تو تمہیں یوں معلوم ہو کہ ایک خاندان کے افراد بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے ہیں۔ نتیجہ یہ ہو گا کہ پچیس تیس سال کی عمر میں تم الفضل میں کام کرنے کے قابل ہو جاؤ گے۔ اب میں دیکھتا ہوں کہ جماعت میں علمی شغف کم ہو گیا ہے۔ اس نقص کے ازالہ کے لئے تمام خدام کا یہ فرض قرار دیا جائے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کہ انہوں نے اپنے رسالہ میں کچھ نہ کچھ ضرور لکھنا ہے۔ تاکہ جب سالانہ اجتماع ہو تو اس وقت ہر خادم کھڑا ہو کر بتا سکے کہ اس نے اس سال فلاں فلاں مضامین لکھے ہیں اگر کسی کو اور کچھ نہ آتا ہو تو وہ اتنا ہی لکھ دے کہ مجھے سخت کھانسی ہے اگر کسی کو کوئی اچھا نسخہ معلوم ہو تو اطلاع دیں۔

بہرحال ہر خادم کا فرض ہو گا کہ وہ آئندہ اپنے رسالہ میں کچھ نہ کچھ ضرور لکھے اور جب سالانہ اجتماع ہو تو ہر خادم وہ رسالہ اٹھائے ہوئے ہو جس میں اس نے اتنا ہی لکھا ہو کہ میں تو مہاجر ہوں میرا کوئی بھائی نہیں ملتا۔ اگر کسی کو اس کا پتہ ہو تو بتائیں۔ پس اگر تم نے خالد جاری رکھنا ہے تو تم اس کی خریداری بڑھاؤ اور دوسرے ہر نوجوان کا فرض قرار دو کہ وہ اس میں کچھ نہ کچھ ضرور لکھے۔ اور اگر کوئی خادم سال بھر میں کچھ نہ لکھے تو اس کے متعلق یہ سمجھا جائے کہ اس نے اپنے فرض کو ادا نہیں کیا۔"

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

کراچی کے طلباء کیلئے انعام

نظارت تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے فیصلہ کیا ہے کہ کراچی کے ان دو طالبعلموں کو جو میٹرک کے امتحان میں احمدی طلباء میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کر کے اول اور دوم رہیں گے انہیں علی الترتیب ۲۵ روپے اور ۲۰ روپے انعام دیا جائے گا۔ اس لئے کراچی کے ان طلباء سے جنہوں نے اس سال کراچی یونیورسٹی یا پنجاب یونیورسٹی سے میٹرک کا امتحان دیا ہے درخواست ہے کہ وہ نتیجہ امتحان نکلنے کے ایک ہفتہ کے اندر اندر مندرجہ ذیل کوائف دفتر مجلس خدام الاحمدیہ احمدیہ ہال یا ناظم تک پہنچا دیں۔

(۱) نام طالب علم (۲) نام والد (۳) نام حلقہ (۴) نمبر حاصل کردہ (۵) نام یونیورسٹی (۶) کیا آئندہ بھی پڑھائی جاری رکھی جائے گی۔ (۷) کون سے مضامین لینے کا ارادہ ہے۔

محمد اسمٰعیل چغتائی نائب ناظم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ کراچی

مکرم مولوی نذیر احمد علی صاحب کی وفات پر اظہار تعزیت

۲۴ مئی کے الفضل میں احمدیت کے جانباز مجاہد الحاج مولوی نذیر احمد علی صاحب کی وفات کی خبر پڑھ کر بہت صدمہ ہوا۔ ۲۴ فروری بروز عید الفطر بعد نماز ظہر جماعت احمدیہ بشیر آباد اسٹیٹ سندھ نے مرحوم کا جنازہ غائب پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ خاکسار آپ کے والد صاحب حضرت بابو فقیر علی صاحب اور دیگر افراد خاندان سے جماعت احمدیہ بشیر آباد کی طرف سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے

نیز اللہ تعالیٰ جماعت کو ایسے "کامیاب جرنیل" عطا فرمائے۔ تاکہ جلد احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے غلبہ کا دن نصیب ہو۔ آمین۔

پیر محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بشیر آباد اسٹیٹ سندھ

ضرورت ہے

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ کے لئے ایک سٹور کیپر اور دو لیبارٹری اسسٹنٹ کی فوری ضرورت ہے۔ امیدوار مستعد اور میٹرک پاس ہونے چاہئیں۔ تجربہ کار کو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ کا گریڈ ۵۰-۳-۸۰ ہو گا۔ مہنگائی الاؤنس وغیرہ اس کے علاوہ۔ درخواستیں ۵ جون تک کالج میں پہنچ جانی چاہئیں۔ ایسے میٹرک فیل طلباء بھی درخواستیں دے سکتے ہیں جو میٹرک کے سائنس کے مضمون میں پاس ہو چکے ہوں۔ پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ

درخواستہائے دعاء

(۱) عزیزم قریشی نور الدین صاحب راولپنڈی کے لئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان پر فضل کرے اور روزگار بنائے رکھے آمین نیز مجھے معدہ کی تکلیف رہتی ہے اللہ تعالیٰ میری اس تکلیف کو دور فرمائے۔ احباب میری صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد سعید منشی ربوہ

(۲) میرے والد صاحب ایک عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں اور آجکل زیادہ بیمار ہیں۔ تمام احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے دعا کے لئے درخواست ہے۔ عبد العزیز جامعۃ المبشرین

(۳) ایک طالبعلم محمد شریف صاحب شاکر جو جماعت میں شامل نہیں ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ مرض دق میں مبتلا ہیں۔ اس لئے ان کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی جائے۔

(۴) میرے والد شیخ فضل کریم صاحب عرصہ ایک ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست ہے کہ میرے والد محترم کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔ (خواجہ محمد شریف)

(۵) خاکسارہ نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان نمایاں کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ رشیدہ بشریٰ لاہور

(۶) خاکسار نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے۔ (عبد المالک خام رام نگر چوہرجی لاہور)

(۷) میرے والد صاحب مکرمی جناب ملک میر محمد صاحب آجکل لاہور میں علاج کروا رہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ صحت یابی کیلئے دعا فرمائیں۔ محمد عظیم خان ٹھیکیدار نوشہرہ سیالکوٹ

(۸) خاکسار کی والدہ صاحبہ سخت بیمار ہیں احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ ایچ نیاز احمد کلاتھ مرچنٹ انارکلی لاہور

(۹) تاجر عرصہ دراز سے بیمار ہے بزرگان سلسلہ صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔ حافظ محمد حسین قاضی صوبہ سرحد

(۱۰) میں نے امسال ایف۔ ایس۔ سی نان میڈیکل کا امتحان دیا ہے احباب کرام نمایاں کامیابی کیلئے درخواست دعا ہے۔ ملک منور احمد جاوید گنج مغلپورہ لاہور

(۱۱) بندہ نے اس سال میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ احباب جماعت نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (ایم۔ این۔ راے ارشد لائل پور)

(۱۲) میرا لڑکا چودھری ہدایت اللہ صاحب ناصر کو کچھ دن سے شدید بخار رہتا ہے اور میرے والد صاحب بھی کچھ بیمار ہیں احباب جماعت درد دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین محمد ارشاد واقف جھنگ مومن کے گجرانوالہ

(۱۳) میری اہلیہ میو ہسپتال لاہور میں بیمار ہے۔ اپریشن ہونے والا ہے (م) احباب صحت یابی کیلئے دعا فرمائیں۔ میاں دین محمد گنج مغلپورہ لاہور

(۱۴) خاکسار کی اہلیہ بہت عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب مریضہ کی صحت کاملہ کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ شیخ عبد الرحمن عاجز ۲ میڈن روڈ لاہور

نئی دستور ساز اسمبلی کے ممبروں کا انتخاب اکیس جون کو ہوگا

مشرقی اور مغربی پاکستان کو نئے دستوریہ میں مساوی نمائندگی حاصل ہوگی

کراچی ۲۹ رجون۔ گورنر جنرل مسٹر غلام محمد نے کل ایک حکم جاری کیا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ نئی دستور ساز اسمبلی کے ممبروں کا انتخاب ۲۱ رجون ۱۹۵۵ء کو ہوگا۔ دستوریہ ۸۰ ممبروں پر مشتمل ہوگی۔ اور مشرقی اور مغربی پاکستان کو مساوی نمائندگی دی جائیگی۔ گیارہ نشستیں غیر مسلموں کے لئے مخصوص ہوں گی۔ گورنر جنرل کے حکم میں دستور ساز اسمبلی کے انعقاد کی تاریخ اور مقام کا اعلان نہیں کیا گیا۔ دستور ساز کنونشن کا نام دستور ساز اسمبلی میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ گورنر جنرل کے اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ کس کس علاقہ کے کتنے نمائندے ہوں گے۔ اور ممبروں کی قابلیت اور ان کے انتخاب کا طریق کار کیا ہوگا۔ دستور ساز اسمبلی کے ۸۰ ممبروں کی تقسیم حسب ذیل ہوگی۔

نام علاقہ	مسلم	غیر مسلم
مشرقی بنگال	۳۱	۹
پنجاب	۲۰	۱
سندھ	۴	۱
سرحد	۴	×
سرحدی ریاستیں	۱	×
قبائلی علاقے	۳	×
بلوچستان	۱	×
بلوچستان یونین کی ریاستیں	۱	×
ریاست بہاولپور	۲	×
ریاست خیرپور	۱	×
کراچی	۱	×

نامزدگی کے کاغذات ۱۶ رجون تک وصول کئے جائیں گے، دوسرے روز یعنی ۱۷ رجون کو ان کی جانچ پڑتال ہوگی۔ اور ۲۰ رجون ۱۹۵۵ء تک انہیں واپس لیا جا سکے گا۔ مشرقی بنگال پنجاب سرحد اور سندھ کے نمائندے صوبائی مجالس قانون ساز منتخب کریں گی۔ انتخاب خفیہ بیلٹ اور واحد ناقابل انتقال ووٹ کے ذریعے ہوگا۔ صوبائی اسمبلی کا کوئی منتخب ممبر ریٹرننگ افسر کے نام تحریری نوٹس کے ذریعہ ایک امیدوار کو منتخب کر سکتا ہے۔ بلوچستان کے معاملہ میں شاہی جرگہ کا کوئی ممبر یا کوئٹہ میونسپلٹی کا کوئی غیر سرکاری رکن اور سٹی آف کراچی کے لئے میونسپل کارپوریشن کا کوئی ممبر ایک امیدوار نامزد کر سکتا ہے۔

نئی دستوریہ کے پہلے اجلاس کی صدارت کے لئے گورنر جنرل ممبروں میں سے کسی کو نامزد کریں گے۔ پہلا اجلاس ممبروں کی طرف سے حلف اٹھانے کے سوا اور کوئی کارروائی کئے بغیر ملتوی ہو جائے گا۔ اور دستوریہ بہاولپور، بلوچستان یونین کی ریاستوں، سرحدی ریاستوں اور قبائلی علاقوں کی نمائندگی کا انتظام کرے گی۔ اس کے بعد دستور ساز اسمبلی ان قوانین کی توثیق کرے گی۔ جن کی توثیق ضروری ہے۔

ریاستوں اور قبائلی علاقہ کے ممبروں کے انتخاب کے بعد اسمبلی اپنے ممبروں میں سے کسی کو صدر منتخب کرے گی۔ نئی دستوریہ کے ممبر انہی الاؤنسز اور مراعات کے مستحق ہوں گے۔ جو سابق ارکانِ دستوریہ کو حاصل تھیں۔

اسمبلی پارٹی کا اجلاس طلب کیا جائے

نون سے دستی کا مطالبہ

لاہور ۲۹ رمئی۔ وزیر اعلیٰ پنجاب سردار عبد الحمید دستی نے ملک فیروز خاں نون کو لکھا ہے۔ کہ وہ ایک ہفتہ کے اندر مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کا اجلاس طلب کریں۔ سردار دستی نے تجویز کیا ہے۔ کہ پارٹی اس بات کا فیصلہ کرے۔ کہ کسے پارٹی کی اکثریت کا اعتماد حاصل ہے۔ سردار عبد الحمید دستی نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ اگر ملک صاحب نے اجلاس طلب نہ کیا۔ تو وہ (دستی صاحب) اجلاس طلب کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ کیونکہ صوبہ کے مفاد کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ اس معاملہ میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہ رہے۔ ملک فیروز خاں نون نے پچھلے دنوں ایک بیان میں یہ دعویٰ کیا تھا۔ کہ سردار عبد الحمید دستی کو لیگ اسمبلی پارٹی کی اکثریت کا اعتماد حاصل نہیں۔

روس اور جاپان کی بات چیت

لندن ۲۹ رمئی۔ جاپان کے آٹھ سفارتی نمائندوں کا ایک وفد روسی حکام کے ساتھ بات چیت کے لئے لندن پہنچ گیا۔ بات چیت روس اور جاپان کے سفارتی تعلقات کی بحالی کے سلسلہ میں ہوگی۔ ابھی تک روسی وفد کی آمد کی کوئی اطلاع نہیں کانفرنس یکم جون کو شروع ہونے کی توقع ہے۔

کپڑے کی درآمد کے لئے

جاپان اور ہالینڈ سے سمجھوتے

کراچی ۲۹ رمئی۔ پاکستان نے امریکی اقتصادی امداد کے پروگرام کے تحت جاپان اور ہالینڈ سے ایک کروڑ چار لاکھ ڈالر کی مالیت کا عمدہ سوتی کپڑا اور سوت درآمد کرنے کے سمجھوتے کئے ہیں جاپان سے ۹۷ لاکھ ڈالر کی مالیت کا سوت اور کپڑا درآمد کیا جائے گا۔ اور جاپان اس کے عوض اتنی ہی مالیت کی روئی امریکہ سے لیگا۔ ہالینڈ ۷ لاکھ ڈالر کا کپڑا دیگا۔

برطانیہ کی سول سروس

پاکیزہ نظم و نسق کی شاہ رگ

ہر ملک کی ترقی، خوش حالی اور وقار و احترام کا انحصار اس کے نظم و نسق کی صحت و پاکیزگی پر ہوتا ہے سرکاری عملہ جس قدر اہلیت و دیانت کا مظاہرہ کرے گا اسی قدر ملک کا نظم و نسق تاخیر و تعویق اور آلائشوں سے پاک ہوگا۔ معیاری نظم و نسق معیاری عملہ ہی قائم رکھ سکتا ہے۔ اس لئے عملہ کے انتخاب میں محض قابلیت کی شرط کو پیش نظر رکھا جاتا ہے اور اس سلسلے میں سفارش و خویش پروری کو عملہ کے انتخاب و ترقی پر اثر انداز نہیں ہونے دینا چاہیئے۔

اس لحاظ سے برطانیہ کی سول سروس کو اپنی اہمیت و کارکردگی کی بنا پر دنیا بھر میں طرۂ امتیاز حاصل ہے وہاں کی سیاسی اور عوامی زندگی میں پارلیمانی روایات اس قدر بس چکی ہیں کہ خواہ کیسے ہی سیاسی انقلاب آئیں کسی پارٹی کی وزارت بنے یا ٹوٹے سرکاری امور پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑتا۔ انتخابات میں عوام کو اپنے حکمران منتخب کرنے کی پوری پوری آزادی ہوتی ہے۔ سرکاری عملہ عوام کے اس حق میں مداخلت نہیں کرتا اور مکمل غیر جانبداری کا ثبوت دیتا ہے اس لئے ارباب سیاست بھی سروسز کے کام میں مداخلت نہیں کرتے اور نئی وزارتیں بننے پر نظم و نسق میں کوئی تبدیلی عمل میں نہیں لائی جاتی

برطانی سول سروس کی تاریخ میں نارتھ کوٹ ٹریولین رپورٹ کو ممتاز حیثیت حاصل ہے۔ یہی رپورٹ سول سروس کی از سر نو تنظیم و تطہیر کا سنگ بنیاد بنی۔ اس میں نظم و نسق کی اصلاح کے لئے جو تجاویز پیش کی گئی تھیں بعد ازاں کئی دوسرے ملکوں میں بھی ان کو اپنایا گیا۔ یہ رپورٹ گذشتہ صدی کے نصف آخر میں وزیر اعظم گلیڈسٹون کے ایما پر دو ارکان پارلیمنٹ مسٹر نارتھ کوٹ اور مسٹر ٹریولین نے مرتب کی تھی۔ اس میں تمام سرکاری محکموں تنظیم اور کارکردگی کا جائزہ لیا گیا تھا۔ اسے ۱۸۵۴ء میں شائع کیا گیا۔ اس میں یہ بتایا گیا تھا کہ بیشتر ماتحت عملہ کلرک وغیرہ نااہل ہے اور جملوں کی ساخت اور الفاظ کے صحیح ہجے تک سے نابلد ہے۔ انہیں محض بااثر ارکانِ پارلیمنٹ یا سرکاری افسروں کی نظر کرم کی بدولت ملازمت ملی۔ اس طرح کئی بڑے افسر کام نہیں کرتے اور بڑی بڑی تنخواہیں لے کر روپیہ ضائع کر رہے ہیں۔

اس رپورٹ پر ملک کے طول و عرض میں ہیجان بیدا ہوگیا۔ اور سول سروس کمیشن کا تقرر عمل میں لایا گیا۔ یہ کمیشن مختلف محکموں کے لئے ملازموں کا انتخاب عمل میں لاتا ہے ہر سال وہ ۱۵۰ امتحانات منعقد کرتا ہے۔ کمیشن کے ممتحنوں کی تعداد تین ہزار اور انٹرویو لینے والوں کی تعداد دو سو سے زائد ہے کمیشن لاکھوں امیدواروں کا امتحان لے کر انہیں مختلف محکموں کے لئے منتخب کرتا ہے۔ اس کے بغیر کوئی تقرر عمل میں نہیں آتا۔

(نوائے وقت ۳۰ رمئی ۱۹۵۵ء)

جاپانی سائنسدانوں کی تحقیقات

ٹوکیو ۲۹ رمئی۔ جاپانی سائنسدانوں کی جو جماعت پاکستان آئی ہوئی تھی۔ اس نے بلوچستان میں تحقیقاتی کام شروع کر دیا ہے۔ جاپانی سائنسدانوں کی دوسری دو پارٹیاں پشاور اور قراقرم میں نباتات کے متعلق تحقیقات کر رہی ہیں۔ جماعت کے لیڈر نے بتایا کہ وہ پاکستان میں برف کے تودوں اور ریگستانوں کے متعلق تحقیقات کریں گے۔

ترکی ٹیم کو پاکستان آنے کی دعوت

کراچی ۲۹ رمئی۔ آل پاکستان فٹ بال ایسوسی ایشن نے ترکی کی فٹ بال ٹیم کو اگلے سال پاکستان آنے کی دعوت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ایسوسی ایشن نے قومی چیمپئن شپ کے مقابلے بہاولپور میں کرانے کا فیصلہ بھی کیا ہے۔ ایک تحقیقاتی کمیٹی بھی قائم کی گئی ہے جو پاکستان میں فٹ بال کی ترقی کے امکانات کا جائزہ لے گی۔ نزیرمحنت ڈاکٹر مالک کو آئندہ سال کے لئے ایسوسی ایشن کا صدر منتخب کیا گیا ہے۔

کراچی کا سیاسی مستقبل

کراچی ۲۹ رمئی۔ کراچی کے بعض شہریوں نے یکم جون کو ایک ہنگامی اجلاس طلب کیا ہے۔ اجلاس میں مغربی پاکستان کے ایک یونٹ میں کراچی کے سیاسی مستقبل کے بارے میں غور کیا جائے گا۔ اجلاس میں مطالبہ کیا جائے گا کہ مجوزہ دستور ساز اسمبلی میں کراچی کے لئے دو نشستیں مخصوص کی جائیں۔

چین کو امن کی ضرورت ہے

پیکنگ ۲۹ رمئی۔ انڈونیشی وزیر اعظم مسٹر علی ساسترو امیجو کے اعزاز میں کل رات حکومت چین کی طرف سے ایک دعوت دی گئی جس میں تقریر کرتے ہوئے علی ساسترو امیجو نے کہا کہ تحمل، بردباری اور معقولیت سے ہم بالآخر امن قائم کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

مسٹر چو این لائی نے کہا کہ چین کو اپنے تعمیری کام کو ختم کرنے کے لئے امن کی ضرورت ہے۔

انگریزی ادویات ہر قسم خریدنے کیلئے ناصر میڈیکل سٹور ملحقہ راجپوت سائیکل ورکس نیلا گنبد لاہور تشریف لائیں

حصے خریدیئے!

اپنے سرمایہ کو محفوظ کر کے
خاطر خواہ نفع اٹھائیے!
مزید تفصیلات پتہ ذیل پر
دریافت فرمائیں!
المشتہر
ریڈیمیٹ ٹریڈرز جی ۴۸
شاہ عالم مارکیٹ لاہور

حب جند

طبی دنیا کی نئی ایجاد
حب جند طبی دنیا کی نئی ایجاد

ان بیش بہا قیمتی اجزا کا مرکب ہے جن کے چند روزہ استعمال سے انسان کی کایا پلٹ ہو جاتی ہے جو دماغ دل اعصاب پر یکساں اثر ڈال کر جسم میں نئی زندگی اور روح دوڑا دیتے ہیں ہسٹریا مالیخولیا نیند کا اڑ جانا۔ دل پر ہر وقت خوف کا طاری رہنا کا واحد علاج ہے۔

تیار کردہ

قیمت
مکمل کورس
صرف ۲۵ روپے
-/-/25
طبی ضروریات کیلئے دواخانہ خدمت خلق کو یاد رکھیں

حب جند

یہ ان بیش بہا قیمتی اجزا کا مرکب ہے جن کے چند روزہ استعمال سے انسان کی کایا پلٹ ہو جاتی ہے یہ دل دماغ اعصاب پر یکساں اثر ڈال کر جسم میں نئی زندگی پیدا کر دیتی ہے۔ اسکا استعمال ہسٹریا مالیخولیا نیند کا اڑ جانا۔ دل پر خوف کا طاری رہنا سر چکرانا کا واحد علاج ہے۔
قیمت مکمل کورس ۲۵ روپے

حب جند

ایک گولی صبح
ایک گولی شام
بعد غذا ہمراہ آب

تیار کردہ
دواخانہ خدمت خلق
ربوہ جھنگ

دواخانہ خدمت خلق ربوہ جھنگ — تیار کردہ: دواخانہ خدمت خلق — تیار کردہ: دواخانہ خدمت خلق

پیرامونٹ ہیر آئیل گرتے بالوں کو روکتا ہے ملنے کا پتہ پیرامونٹ پرفیومری ورکس سیالکوٹ شہر

شربت شیراز

موسم گرما کا بے نظیر تحفہ جس کا ایک ایک قطرہ آب حیات کا کام کرتا ہے۔ جو قیمتی اجزاء روح کیوڑہ۔ روح گلاب روح بید مشک۔ کہربا وغیرہ ڈال کر تیار کیا گیا ہے۔ شربت پیاس اور گرمی کو دور کر کے دل کو طاقت۔ دماغ کو فرحت اور تسکین دیتا ہے۔

تیار کردہ
امپیریل کیمیکل کمپنی ربوہ

ہر قسم کے قیمتی **فاؤنٹین پن** جس کی مرمت کا سب جگہ سے انکار ہو چکا ہو۔ ہمارے ہاں مرمت کر کے نئے بنا دیئے جاتے ہیں۔ نئے فاؤنٹین پن ہر قسم کی لائٹر۔ لوہے، پیتل کی مہریں پلاسٹک ڈائز پرنٹنگ ڈائز اور ہر قسم کی ڈائیاں بنوانے کے واسطے **فاؤنٹین پن ورکشاپ**
نیلا گنبد لاہور قائم شدہ ۱۸۹۹ء سے
خط و کتابت کریں

لائل پوریں

ہر قسم کا کاغذ، سٹیشنری۔ کالج اور سکول کی کتابیں۔ کاپیاں۔ رجسٹر۔ کھاتہ جات، انزال اور بارعایت
ملنے کا پتہ
پروپرائٹر: ملک بشیر احمد ملک محمود احمد
پبلک سپلائرز ایجنسی بھوانہ بازار لائلپور

فینسی زیورات

مقامی اور بیرونی احباب سونا چاندی کے فینسی زیورات حسب منشاء عین وقت پر تیار کرانے کے لئے ہماری واحد اور قدیمی دوکان کی خدمات حاصل کریں۔ بیشمار خوشنودی کے سرٹیفکیٹوں میں سے چند ایک معززین کے نام یہ ہیں:۔
(۱) جناب ڈاکٹر نور محمد صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس لاہور (۲) جناب محمد علی صاحب ایم۔ اے پروفیسر گورنمنٹ کالج ڈیرہ غازیخان (۳) ڈاکٹر عبد السلام صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کھیر پا سندھ۔ جمعہ کے دن ناغہ ہوگا
المشتہر عزیز الدین احمد اینڈ سنز
احمدی زرگران اندرون موچی گیٹ
چوک نواب صاحب لاہور

خارش کا شرطیہ علاج

فی پیکٹ دس آنے علاوہ محصولڈاک
حکیم عبد العزیز دواخانہ طب جدید چک چٹھہ
ڈاکخانہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

الفضل میں اشتہار دیکر
اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

صداقت احمدیت کے متعلق
تمام جہاں کو چیلنج

معہ ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے انعامات
اردو۔ یا۔ انگریزی میں
کارڈ آنے پر
مفت
عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

الفضل کا خطبہ نمبر خود بھی منگوائیں اور
اپنے ملنے جلنے والوں کے نام بھی جاری کرائیں!
قیمت صرف پانچ روپے سالانہ (مینیجر روزنامہ الفضل)

موتی سرمہ

خارش۔ گکرے۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال۔ دھند
غبار۔ پلکیں گرنے کے لئے اکسیر ہے
قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ)
نور کیمیکل فارمیسی ۳ دیال سنگھ مینشن مال روڈ۔ لاہور

ہمارے مشتہرین سے خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں!

تریاق اٹھرا۔ حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے دواخانہ نور الدین رض - جودھامل بلڈنگ لاہور